رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ ط

ایڈیٹر محمد ہاشم علی احمدی

بدر قادیان

تاریخہائے اشاعت ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸

جلد ۲۳ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ ذوالحجہ ۱۳۵۴ھ مطابق ۴ ار مارچ ۱۹۳۶ء | نمبر ۴۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت ہفتہ زیر اشاعت میں ناساز رہی اب خدا کے فضل سے صحت ہے اور حضور روزانہ درس قرآن فرماتے ہیں۔ الحمد للہ

(۲) میٹرک کے امتحانات طلباء و طالبات کے ۱۰ ار مارچ سے شروع ہیں۔ احباب سب کی کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔ امتحانات قادیان میں ہو رہے ہیں۔

(۳) ریتی چھلہ کے راستوں کے متعلق جو نگرانی سشن جج گورداسپور میں دائر تھی ۱۱ ار مارچ کی پیشی پر سشن جج نے سماعت کے وقت ہمارے وکلاء کو کہدیا۔ کہ میں یہ مقدمہ سماعت نہیں کرونگا کسی دوسرے سشن جج کے پاس بھیجا جاویگا جس کی اطلاع بعد میں دی جائے گی۔

معلوم نہیں ایسا حکم سشن جج گورداسپور نے کس وجہ سے دیا ہے ؛

(۴) اس سے قبل پانچ دفعہ ان تمام احباب کے اسماء گرامی جن کے ذمہ فاروق کا بقایا ۳۵ء اور جن کا چندہ دسمبر ۳۵ء یا جنوری ۳۶ء میں ختم ہو چکا ہے۔ فاروق میں معہ رقم واجب الادا درج ہو چکے ہیں۔ اور پھر بار بار ان کو یاد دہانی کرائی گئی ہے۔ کہ وہ اپنا اپنا چندہ ارسال فرماویں ورنہ ان کے نام وی پی بھیجے جاویں گے۔ جن پر ۵ر زائد خرچ ہونگے۔ اس اطلاع پر بعض احباب نے چندہ ارسال فرمایا۔ بعض نے اطلاع دی کہ وہ جلد بھیج دینگے۔ مگر اکثر نے کوئی جواب نہیں دیا۔ لہذا یہ چھٹی بار اطلاع دیجاتی ہے کہ وہ ازراہ رحم بقایا اور سال رواں کا چندہ بذریعہ منی آرڈر یا بوساطت بیت المال بھجوا دیں۔ اور مجھے اطلاع دیں۔ ورنہ اس کے بعد بغیر کسی مزید اطلاع کے وی پی ارسال ہونگے (منیجر)

(۵) یوم التبلیغ ۲۹ر مارچ ۳۶ء کو منایا جائے:۔ غیر مسلم اقوام میں تبلیغ اسلام کرنے کیلئے امسال یوم التبلیغ ۲۹ر مارچ ۳۶ء بروز اتوار منایا جائیگا ہر احمدی مرد عورت بچے بوڑھے اور جوان کا فرض ہے کہ اس دن جہاں تک ہو سکے غیر مسلموں کو دعوت اسلام دے۔ اور اس فرض کو خوش اسلوبی سے ادا کرنے کیلئے ابھی سے تیاری شروع کردے ؛ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

اطلاعی التماس

جن نئے دوستوں کی خدمت میں فاروق کا اپیل اور ساتھ ایک پوسٹ کارڈ جواب کیلئے ارسال کیا تھا اور پھر دوسرا پرچہ فاروق کا بطور یاد دہانی بھیجا گیا تھا۔ مگر پھر بھی جن کی طرف سے جواب نہیں آیا۔ ان کی خدمت میں یہ پرچہ ارسال ہے۔ تاکہ شاید وہ اب ہی متوجہ ہوں۔ اور فاروق کا پوسٹ کارڈ مرسلہ کر جواب باصواب دیکر فاروق کی خریداری منظور فرما کر مشکوری کا موقعہ بخشیں۔ اگر اب بھی توجہ نہ کی تو ان کا قومی اور اخلاقی فرض قابل شکوہ ہوگا ؛ (ایڈیٹر)

یہ پرچہ پھر آپکی خدمت میں بطور یاد دہانی و تذکر ثانی اپیل ارسال ہے (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاروق

جلد ۲ ۔:۔ قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۳۶ء ۔:۔ نمبر ۴۴

اخبار فاروق کی اپیل پر احباب ہمدردی سے نظر ثانی فرمائیں

منجانب مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ

برادرانِ کرام۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ:۔ اخبار فاروق کی پُر درد اپیل آپ کی نظر سے بھی گزری ہوگی۔ جس میں ایڈیٹر صاحب فاروق نے بڑی دل سوزی سے اس امر کا اظہار کیا ہے۔ کہ فاروق کی اشاعت اس قدر قلیل ہے۔ کہ اگر احباب نے اس کی توسیع اشاعت کی طرف توجہ نہ کی تو سلسلہ کے ایک جاری شدہ اخبار کے خدانخواستہ بند ہو جانے سے دشمن خوش ہوں گے۔ نیز خاص طور پر احباب سے یہ عرض کیا ہے۔ کہ احمدیہ پریس نہایت کمزور ہے اور ایک زندہ اور خدا کی قائم کردہ جماعت کے شایانِ شان یہ ہے۔ کہ اس کا پریس تمام مخالفین کے پریسوں سے بہت زیادہ مضبوط ہو۔ تاکہ سلسلہ کی تبلیغ چار دانگ عالم میں آسانی سے پھیلتی جائے۔ یہ بات کسی دلیل کی محتاج نہیں۔ کہ آج دنیا میں جو طاقت پریس کو حاصل ہے وہ کسی دوسری چیز کو اشاعت خیالات کے متعلق حاصل نہیں اندرونی مخالفین اور بیرونی معاندین کی طرف سے آج کل سلسلہ عالیہ احمدیہ کی جس قدر مخالفت جھوٹے الزامات اور مفتریانہ بہتانات کے رنگ میں روزانہ اور ہفتہ وار اخبارات کے ذریعہ ہو رہی ہے۔ وہ کسی احمدی سے مخفی نہیں۔ اور مخالفین کے پھیلائے ہوئے زہر کو دور کرنے کے لئے احسن مجادلہ کی ضرورت ہے اور یہ امر واضح ہے۔ کہ ان اعتراضات اور مفتریات کا جواب اگر نہ دیا جائے۔ تو لازماً متلاشیان حق و طالبانِ صداقت کے لئے قبول حق میں بڑی دیوار حائل ہو کر روک پیدا ہو جاتی ہے۔ مخالفوں کے سینکڑوں اشتہاروں۔ اخباروں۔ رسالوں کے جوابات اخبارات کے ذریعہ ہی دیئے جا سکتے ہیں۔ تاکہ وہ زہریلا پروپیگنڈا جو مخالفین کی جانب سے سلسلہ احمدیہ کے خلاف کیا جا رہا ہے۔ ساتھ کا ساتھ غلط ثابت کیا جائے۔ صداقت کو کھول کھول کر بتایا جائے۔ اور اس کے لئے احمدیہ پریس کا جس قدر مضبوط ہونا ضروری ہے۔ وہ ہر احمدی پر روشن ہے۔

میں اپنے سلسلہ کی اس ضرورت کو شدت سے محسوس کرتے ہوئے نیز جناب میر قاسم علی صاحب کے نظارت دعوۃ و تبلیغ کے ساتھ دیرینہ تعلقات تبلیغی اور ان کی مجاہدانہ سرگرمیوں کی بناء پر اور ان کے اخلاص و اخلاقِ فاضلہ کے پیش نظر احبابِ ناظرین الفضل سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ فاروق کی دردمندانہ اپیل پر لبیک کہیں۔

میں نے جب اس اپیل کو پڑھا۔ تو بغیر متاثر ہوئے نہ رہ سکا۔ اور انہیں اسی وقت اپنی طرف سے مالی امداد کی اطلاع کر دی۔ گو یہ میری امداد تھوڑی سی ہے۔ مگر ایڈیٹر صاحب فاروق کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ اپنی مالی استطاعت سے بڑھ کر ہے۔ اور اس کے ساتھ حسرتوں اور تمناؤں کا ایک دریا ہے جو اس احساس پر پیچ و تاب میں ہے۔ کہ کیوں اس سے بڑھ کر خدمت کی توفیق نہیں ملی۔ اور میں اب اس نیک تحریک سے اس کی کمی پوری کرتا ہوں۔ احباب سے امید ہے۔ کہ وہ ناظر دعوۃ و تبلیغ کی اس درخواست کو پڑھ کر کم از کم اتنا تو کرینگے۔ کہ فاروق کی اپیل کو ایک دفعہ غور سے پڑھ لیں گے۔ پھر میں ان کے اپنے جذباتِ ایمان و غیرت پر چھوڑتا ہوں۔

فاروق کی پیش کردہ تجاویز ایسی نہیں۔ کہ ان پر عمل کرنا مشکل ہو۔ ہر انسان کے لئے امداد کی راہ پیش کر دی ہے جسے اختیار کرنا اس کی طاقت سے دور نہیں۔ فاروق سلسلہ کا اخبار ہے۔ اس کی امداد ہر احمدی کا فرض ہے۔ فاروق سلسلہ کا اخبار ہے۔ اس کی خدمات کا سلسلہ کے ہر فرد کو اقرار ہے۔ فاروق دشمنان سلسلہ کے مقابلہ میں ہر موقعہ پر سینہ سپر رہا ہے۔ اس لئے سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ۱۹۳۳ء کے جلسہ سالانہ پر آپ صاحبان کو فاروق کے متعلق یہ فرما کر توجہ دلائی تھی۔ کہ فاروق نے سلسلہ کا خوب کام کیا ہے۔ اس اخبار کی سلسلہ کو ضرورت ہے۔ جو کام فاروق کر سکتا ہے۔ دوسرا کوئی اخبار نہیں کر سکتا۔ پس آپ کو اس کی توسیع اشاعت کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ یہ ارشاد ہمارے پیارے امام کا سن کر بھی اگر فاروق کی اشاعت اس قابل نہ ہو جائے۔ کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو کر اطمینان سے تبلیغ کے فرائض ادا کر سکے۔ تو میں نہیں سمجھتا۔ کہ پھر کن الفاظ میں آپ کو توجہ دلائی جائے۔ پس آپ لوگ فاروق کی اپیل پر لبیک کہیں۔ فاروق کی اشاعت اس وقت صرف ۳۳۰ ہے۔ اور ایڈیٹر صاحب فاروق کی اپیل میں جس کو میں پڑھ کر خاص طور پر متاثر ہوا ہوں۔ صرف ایک ہزار اشاعت

"میں فاروق کی اپیل سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکا" (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا مطالبہ ہے۔ جو ایک زندہ قوم کے لئے جس نے اپنا ہر ذرہ اشاعت اسلام کے لئے خدا کی راہ میں پیش کر دیا ہے۔ کچھ مشکل نہیں۔ آپ کی ذرہ سی توجہ سے ایک ماہ کے اندر فاروق کی اشاعت ایک ہزار ہو سکتی ہے۔ اُٹھو اور کوشش کر کے یہ تعداد پوری کر دو۔

ایڈیٹر صاحب فاروق نے اس تعداد کو آسانی سے پورا کرنے کے لئے جو تجاویز پیش کی ہیں۔ وہ اس قابل ہیں۔ کہ آپ بہت جلدی یہ تعداد پوری کر دیں گے۔ فاروق ہفتہ وار اخبار ہے۔ اس کا سالانہ چندہ نہایت خفیف صرف چار روپے ہے جس کے متعلق ایڈیٹر صاحب فاروق نے اپیل میں یہ اعلان کیا ہے کہ جو دوست فاروق کی خریداری ایک سال کے لئے منظور فرمائیں گے۔ ان کو دو روپیہ کی نایاب اور لاجواب کتابیں مفت انعام دی جائیں گی۔ یعنی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان نایاب اشتہارات کا مجموعہ جو حضورؑ نے ۱۸۹۸ء و ۱۸۹۹ء میں بطور اتمام حجت مخالفین سلسلہ کے نام شائع کئے۔ خواہ وہ اندرونی مخالفین ہوں یا بیرونی اور اب وہ اشتہارات نایاب ہیں۔ اور ان انعامی کتابوں کا نام تبلیغ رسالت جلد ہفتم و ہشتم ہے۔"

ایڈیٹر صاحب فاروق نے محض تعداد اشاعت ایک ہزار ہو جانے کی غرض سے یہ تحفہ نایاب ہر جدید خریدار کو دینا منظور کیا ہے۔ جو فاروق کا چندہ مبلغ چار روپیہ چھ آنہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ ان کو یہ کتابیں مفت انعام دینگے اس طرح گویا نصف قیمت میں آپ کو اخبار سال بھر ملتا رہے گا۔ میں دوبارہ احباب کی توجہ فاروق کی اپیل کی طرف مبذول کراتا ہوں۔ کہ وہ ضرور فاروق کی مطلوبہ تعداد ایک ہزار پوری کر دیں تاکہ فاروق اطمینان سے جاری رہے۔ اگر ہر جماعت لوکل چندہ سے ایک ایک پرچہ جاری کرالیں۔ تو جلد سے جلد یہ تعداد ایک ہزار پوری ہو سکتی ہے۔

درخواستیں خریداری براہ راست دفتر فاروق یا بنام ایڈیٹر صاحب فاروق قادیان ارسال کریں۔ اگر منی آرڈر نہ بھیج سکیں۔ تو ان کو وی پی کی اجازت دیں۔ وہ چار روپے چھ آنہ کا وی پی بابت چندہ فاروق و محصول کتب انعامی آپ کے نام ارسال کر دیں گے۔ آپ وصول فرمالیں۔ اور مجھے شکریہ کا موقعہ بخشیں۔ کہ میری آواز پر آپ نے پوری توجہ فرمائی۔ خدا آپکو توفیق اور ہمت دے۔ اور آپ کی نصرت کرے

آمین!

میں اپنی ذات سے مبلغ پانچ روپیہ فاروق کی امداد میں پیش کرتا ہوں؛

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

خاص عنایت! اٹھرا کی گولیاں

(حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کا خاص نسخہ)

اولاد خدا کی بڑی نعمت ہے لیکن بعض بیماریوں کے علاج نہ کرنے کی وجہ سے بہت سے خاندان اس نعمت سے محروم رہتے ہیں۔ ان بیماریوں میں سے ایک بڑی بیماری اٹھرا کی ہے۔ حضرت حکیم الامت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اوّلؓ نے علاوہ اور بہت سے لاثانی نسخوں کے ایک نسخہ اٹھرا کی بیماری کے دفعیہ کے لئے بھی اپنی یادگار چھوڑا ہے۔ جو کہ بہت سے خاندانوں کو ثمرور اور بار دلق کر کے چہار اطراف سے خراج تحسین حاصل کر چکا ہے۔

یہ نسخہ ہمارے ہاں نہایت احتیاط سے تیار کیا جاتا ہے۔ جن عورتوں کے حمل گر جاتے ہوں۔ یا بچے مُردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کے لئے یہ دوائی زندگی کا پیغام ہے۔ کستوری جیسے قیمتی مرکبات کے باوجود قیمت میں خاص رعایت کر دی ہے۔ یعنی ۱۶ ماشہ فی تولہ کی بجائے ۱۴ ماشہ فی تولہ گیارہ تولہ مکمل خوراک کی قیمت ۸/- روپے۔

(۲) اسّی فیصدی امراض کا واحد علاج یعنے سنت سلاجیت آفتابی یہ مشہور عالم دوائی ہے جو کہ شکستہ ہڈیوں کو جوڑتی۔ بلغم کو خارج کرتی۔ جریان و احتلام کو روکتی۔ کمزوری گردہ و مثانہ کو دور کرتی اور جسم کو طاقتور بناتی ہے۔ باوجود ان خوبیوں کے رعایتی قیمت صرف ۴ ماشہ فی تولہ۔

ملنے کا پتہ۔ حکیم عبدالعزیز بٹالوی دواخانہ رفیق زندگی قادیان دارالامان ؛

اعتراض توہین مسیح ناصری کا جواب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر غیر احمدی مولوی مسیح ناصریؑ کی نسبت توہین آمیز الفاظ استعمال کرنے کا بہتان لگاتے ہیں۔ خاصکر آج کل جہلاء کو مشتعل کرنے کے لئے ان کے ہاتھ میں صرف یہی ایک حربہ رہ گیا ہے۔ لیکن اگر اسی طرز کا سوال جب ان پر ہوتا ہے۔ تو پھر جان چھڑاتے ہیں۔ چنانچہ ملا علی حائری شیعہ نے اعتراض کیا۔ کہ امام ابوالفتح حضرت عیسےٰ کو ابن اللہ سمجھتے ہیں۔ اس کا جو جواب ایک غیر احمدی ایڈیٹر دائرۃ الاصلاح لاہور نے رسالہ نمبر ۳۵ کے صفحہ ۱۴ پر لکھا ہے وہ قابل دید ہے۔ ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں۔ کہ "اگر کوئی عیسائی آپ کے طریقہ استدلال پر عمل پیرا ہوتے ہوئے علامہ شہرستانی کو روافض کے اعتقادات لکھنے کے سبب (نعوذ باللہ) سمجھ کر عیسےٰ کے ابن اللہ ہونے کی حجت پیش کر کے تو جو جواب آپ اس کو دیں گے۔ وہی ہماری طرف سے سمجھ لیجئے۔"

فاروق کا صرف ایک ہزار خریدار کا مطالبہ ہے جس کا پورا کرنا ایک زندہ قوم کیلئے کچھ مشکل نہیں (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیکھا کس طرح سوال کو رد کر رہے ہیں۔ ان حضرات کو آزادی ہے۔ جس طرح چاہیں جواب دیں۔ اگر حضرت مرزا صاحبؑ فرمائیں کہ ہمیں پادریوں کے یسوع اور اس کے چال چلن سے کچھ غرض نہ تھی انہوں نے ناحق ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیکر ہمیں آمادہ کیا۔ کہ ان کے یسوع کا کچھ تھوڑا سا حال ان پر ظاہر کریں۔" تو ان کے جواب کی طرف کمال بے اعتنائی برتتے ہیں۔

لیکن ایک خالی الذہن شخص حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کی ورق گردانی کرنے والا بخوبی جانتا ہے کہ جہاں کہیں بھی حضرت مسیح موعودؑ نے اس رنگ کا طرز استدلال اختیار کیا ہے۔ وہاں ہمیشہ ان کے مدنظر عیسائیوں کی موجودہ انجیل رہی ہے مزید برآں ایک موٹی سمجھ کا انسان بھی یہ امر بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ جبکہ خود مرزا صاحب اپنے تئیں مسیح علیہ السلام کا مثیل ٹھہراتے ہیں۔ تو وہ کیونکر اُن کو بُرا سمجھ سکتے ہیں۔

اب میں چند ایک ایسے حوالجات ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ جس سے آپ پر یہ امر روز روشن کی طرح ظاہر ہو جائیگا۔ کہ غیر احمدی مولوی تردید شیعہ میں کیا طریق اختیار کرتے ہیں۔ اور وہ اس امر میں کہاں تک انبیاء اور حضرت علی کی عزت کا پاس رکھتے ہیں۔ اور اس تلخ پیالہ کے ٹالنے کا جو جواب وہ فرمائیں۔ وہی ہماری طرف سے بھی سمجھ لیں۔ ملاحظہ ہو۔ اسی رسالہ میں شیعوں کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں (۱) "پس فاسق و فاجر اور ولد الزنا کی امامت جائز کرنے کا اعتراض حضرت علیؓ پر ہوا نہ کسی اور پر۔" (دائرۃ الاصلاح لاہور نمبر ۳۳ صفحہ ۱۵)

(۲) اگر وہ (خلفاء ثلاثہ) کامل الایمان نہ تھے تو ان کے جہادوں کی کمائی بھی ناجائز تھی۔ پھر کیوں آل ابی طالب اس حرام کی کمائی سے پیٹ پالتی رہی۔" (رسالہ نمبر ۳۳ صفحہ ۴۶)

---

(۳) "حضرت عباسؓ نے نہایت غصہ اور حقارت کے لہجہ میں عین دربار خلافت میں صحابہ کرام کے سامنے بآواز بلند حضرت علی کو خائن و غادر وغیرہ کے خطاب سے مخاطب کیا۔ جس پر حضرت علی نے سکوت فرما کر اس کی صحت کی تصدیق فرمائی۔ لہذا روافض کے اعتراض کے مورد حضرت علی ہوئے نہ کہ حضرت عمرؓ" (رسالہ مذکورہ صفحہ ۳۵)

پھر اسی طرح کتاب بہتان الشیعہ میں بالکل ہی غضب کیا ہوا ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ (۴) "یا تو حضرت علیؓ اور فاطمۃ الزہرا ایسے سست الوجود اور لاپرواہ تھے کہ خدا اور رسول خدا کے حکم کی کچھ پرواہ نہ رکھتے تھے یا کند ذہن تھے۔" (صفحہ ۱۴۲)

پھر صفحہ ۲۳۹ میں مصنف یوں رقمطراز ہے (۵) کہ حضرت علی زنا کو بہ نمونہ نکاح خیال کرتے تھے۔" یہ تو حضرت علیؓ کے متعلق گوہر افشانی کی گئی ہے۔ اب ذرا انبیاء کرام کے متعلق جو درافشانی کی گئی ہے وہ بھی ملاحظہ ہو۔ فرماتے ہیں (۶) "اصول کفر کے تین ہیں۔ حرص۔ غرور۔ حسد۔..... یہ تینوں کفر کے اصول آدم علیہ السلام میں تھے۔" صفحہ ۱۹۶) اس کے بعد صفحہ ۲۰۱ میں (۷) حضرت ہارون۔ داؤد۔ یوسف۔ دانیال یونس علیہم السلام میں کسی کو گنہگار کسی کو خدا کا نافرمان کسی کو بدکہا۔ غرضیکہ جو منہ میں آیا بے تکلف صحفہ قرطاس پر اُگل دیا۔

اس کے بعد انبیاء کرام کی ازواج مطہرات کے متعلق جو گند اچھالا گیا ہے۔ وہ بھی ملاحظہ ہو۔ (۸) "مائی سارۃ زوجہ ابراہیم کو بوجہ حسد حضرت حوا کا ثانی بنا دیا۔" صفحہ ۲۲۱۔ اسی صفحہ پر (۹) حضرت سلیمان سلیمان کی ازواج پر زنا کی تہمت عائد کی گئی ہے۔ (۱۰) "حضرت عائشہؓ اور حفصہؓ نے رسول اللہ کو زہر دیکر شہید کیا۔" صفحہ ۲۲۲ (۱۱) ازواج رسول آپس میں ایک دوسرے کے روبرو رسول خدا کو گالیاں دیتی تھیں۔" (۲۲۲)

---

(۱۲) حضرت ابراہیم فرزند رسول خدا فوت ہوئے تو آنحضرتؐ کو بہت غم ہوا۔ حضرت عائشہ نے کہا کہ آپ اس قدر غم کیوں کرتے ہیں۔ یہ تو آپ کا فرزند نہیں ہے بلکہ ابن مریم کا فرزند ہے۔" صفحہ ۲۳۵

صفحہ ۲۴۴ میں (۱۳) معاذ اللہ حضرت عائشہؓ پر زنا کی تہمت لگائی گئی ہے۔ اب ذرا غیر احمدیوں کے ہمنوا کی زبانی حضرت رسول خدا کے حقیقی دادا اور دادی کے متعلق فضول گوئی بھی ملاحظہ ہو۔ لکھا ہے (۱۴) "جیسا کہ رسول خدا کا حقیقی چچا ابی لہب رسالت کا منکر رہا۔ کیا انکے والدین کے ساتھ شیطان ہم صحبت ہوا تھا؟" صفحہ ۱۵۳

اب ذرا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی الفت کا جو ثبوت احراریوں کے ہمنوا وہم عقیدہ نے بہم پہنچایا ہے وہ بھی ملاحظہ ہو۔ (۱۵) "حضرت رسول خدا علی مرتضیٰ پر بھی بے علمی اور بے انصافی کا الزام ثابت ہوتا ہے۔" صفحہ ۱۹۲

(۱۶) نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفےٰ رحمۃ للعالمین و شفیع المذنبین صلے اللہ علیہ وسلم بدترین فاسقوں کے پیشوا ہوئے۔" صفحہ ۲۰۹ پر تو مصنف نے شرم و حیا کو بالائے طاق رکھتے ہوئے (۱۷) صاف حضرت نبی کریم پر زنا کی تہمت لگا دی ہے اعاذنا اللہ اور صفحہ ۱۵۲ پر (۱۸) حضرت آدم اور اولاد آدم کو کافر اور منافق ولد الزنا لکھتے ہوئے قصہ ہی پاک کر دیا ہے۔ شاید کوئی من چلا مولوی یا احراری چلا اُٹھے کہ اس کتاب میں شیعہ کتب کے حوالے دیئے ہوئے ہیں۔ اگر یہ صحیح ہے تو مثلاً شیان حق سے التجا ہے کہ وہ غور سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کریں۔ تو ان کو معلوم ہو جائیگا کہ جہاں کہیں تعصب و کینے کے پتلے مولوی حضرت مرزا صاحب کی کتب سے توہین مسیح کے حوالے دیتے ہیں۔ وہاں بھی ضرور بالضرور وہ حوالے عیسائی حضرات کو بطور الزامی جوابات دیئے گئے ہیں۔ اور انجیل سے ثبوت بہم پہنچائے گئے ہیں۔

مزید برآں اگر یہ درست بھی تسلیم کر لیا جائے۔ کہ یہ سب حوالجات مصنف کتاب بہتان شیعہ نے شیعہ کتب سے دیئے ہیں۔ اور یہ الزام شیعہ حضرات پر بھی عائد ہو جاتے ہیں۔ تو اس پر ضرور آٹھ کروڑ فرزندانِ توحید کے ٹھیکیدار جناب مولوی ظفر علی صاحب، عطاء اللہ بخاری اور حبیب الرحمٰن کی رگ حمیت پھڑک اُٹھنی چاہیئے اور اپنی توجہ عالی شیعہ حضرات کی طرف بھی پھیرنی چاہیئے۔ ۱۲

۱۲ اور سب سے پہلے مظہر علی اظہر کو تو قلم احرار پارٹی سے نکال باہر کریں۔ ورنہ تمام دنیا یہی سمجھے گی۔ کہ یہ وہ پارٹی ہے جو صرف لوگوں سے روپیہ بٹورنے اور غریب لوگوں کی جیبوں پر ڈاکے ڈالنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی مشن

ہمارا امام خلیفۂ ثانی

اے فخرِ رسل قرب تو معلوم شد
دیر آمدۂ زراہ دور آمدۂ

بعض لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے۔ کہ اُمّی صرف وہ ہوتا ہے۔ جو کہ لکھنا پڑھنا نہ جانتا ہو۔ یہ سچ ہے کہ اُمّی کے ایک معنے یہ بھی ہیں۔ مگر اُمّی کے ایک دوسرے معنی بھی ہیں۔ اور وہ یہ ہیں کہ رائج الوقت علوم و فنون سے انسان بالکل بے بہرہ ہو۔ اور پھر اللہ تعالیٰ اپنے پاس سے اس کو ایسا علم عطاء فرماوے کہ اس کے ہمعصر اس کے سامنے زانوئے ادب طے کریں۔ اِس معیار پر ہم اپنے امیر المؤمنین ایدہ اللہ کو پرکھتے ہیں۔ ہمارے امیر المؤمنین حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سکول میں داخل ہوئے پڑھتے بھی رہے۔ مگر کسی جماعت میں پاس نہ ہو سکے حتیٰ کہ وہی مثال صادق آئی۔ کہ وہ پتھر جسے معماروں نے رد کیا تھا۔ وہ کونے کی دیوار کا سرا بنا۔ اساتذہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور فریاد کرتے ہیں کہ حضور محمود (فداہ ابی و امی و نفسی) کچھ نہیں پڑھتا۔ مگر جس محمود کا خود خدا استاد ہو اسے دنیاوی استادوں سے پڑھنے کی کیا ضرورت تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی یہی حال ہے آنحضورؐ کے زمانہ مبارک میں ہندوستان میں یونیورسٹیاں قائم ہوئیں۔ تمام علوم و فنون معراج تک پہنچ گئے۔ مگر اللہ تعالےٰ نے حضور کو ان تمام ظاہری علوم سے بے بہرہ رکھا۔ اور حقائق و معارف کا وہ علم اپنے پاس سے عطا فرمایا۔ کہ جس کی نظیر نہیں مل سکتی۔ مخالفین تک نے بھی حضورؑ کے قلم کا لوہا مانا۔ حضور کی تحریریں ایک ایسا سمندر ہے۔ جس کی کوئی اتھاہ نہیں۔ دم بدم ایک نئی سے نئی ٹھاٹھ اس میں پڑتی نظر آتی ہے۔

اب ہم "واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم" کا مصداق ہوتے ہوئے اوّلین صحابہ میں داخل ہیں۔ اور ہم بھی امّی محض ہیں۔ نہ ہمارے پاس علم ہے نہ طاقت ہے۔ نہ ہمارے پاس سامانِ حرب ہیں۔ نہ دولت و وجاہت ہے۔ لیکن جس طرح پہلے اُمّیوں نے جہاں میں اجالا کیا اسی طرح ہم نے بھی دنیا کو منوّر کرنا ہے۔ اور انشاء اللہ تعالےٰ دنیا دیکھے گی۔ کہ ہم دنیا کو دلائل قرآن سے تہ و بالا کر کے دم لینگے۔ ہم میں وہ محمود موجود ہے۔ جس کی شاگردی کرنا (اگر ان کو علم ہو جاوے) بڑے بڑے موجودہ مدبرین و قائدین اپنے لئے باعث افتخار سمجھیں۔ اور اس کے آگے زانوئے ادب طے کریں ؎

چہ غم دیوارِ اُمت را ؎ کہ باشد چوں تو پشتیبان
چہ غم از موجِ بحر آنرا ؎ کہ باشد نوحؑ کشتی بان

ایسے قائد روز روز پیدا نہیں ہوتے۔ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا انسان کہاں دوبارہ دنیا میں پیدا ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک زمانہ کو دیکھنے والے لوگ اب ترستے ہیں۔

اے عزیزو! اس محمود کی قدر کرو۔ ناقدری نہ کرو۔ اس کا کوئی ثانی تو پیش کرو۔ تا احمدیوں پر کچھ تو تمہاری طرف سے حجت ہو۔ ناحق کی مخالفت نہ کرو۔ یہ خدا کا انتخاب ہے۔ اگر یہ خدا کا انتخاب نہ ہوتا۔ تو کبھی کا تمہارے پاؤں کے نیچے روندا جاتا۔ آفتاب کو جگنو نہ دِکھاؤ ؎

وہاں قدرت یہاں درماندگی فرقِ نمایاں ہے
امت مرحومہ اس وقت بے سالار ہے۔ اور ایک پتے کی طرح ہوا کے جھونکوں کے آگے اُڑتی پھرتی ہے۔ پس اس لیڈر کے ساتھ ہو جاؤ۔ تا ؎

بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دِل ہووے دل و جاں اُسپہ قرباں ہے

شیخ احمدؐ از نئی دہلی

امراضِ دندان کا مشہور و معروف پائیرس دواخانہ

جو دوست بیٹھے۔ ٹھنڈے۔ خوشبودار منجن استعمال کر کے صرف منہ کے اندر کے حصہ کو خوشبودار بنانا چاہتے ہیں۔ وہ میری دوائیاں منگوا کر تکلیف نہ فرماویں میری تین قسم کی دوائیاں جنکو بار بار کشتہ کر کے بڑی محنت اور جانفشانی سے بوٹیاں اور انکی جڑوں کو حاصل کیا ہے ان ادویات میں ملایا گیا ہے۔ یہ ادویات دانتوں کے خون مسوڑوں کی پیپ۔ منہ کی فاضلہ گندی بدبودار رطوبت کو زائل کرتی ہیں۔ اور ان کا اثر مسوڑوں کے اندر تک ہوتا ہے جس سے وہ جراثیم ہلاک ہو جاتے ہیں جو دانتوں کے درمیان مسوڑوں میں رہکر گندہ مادہ پیدا کرتے رہتے ہیں۔ پائیرس لوشن۔ پائیرس پوڈر۔ پائیرس کریم۔ ان کی اجماعی قیمت باوجود اس قدر محنت کے بہت ہی کم رکھی گئی ہے تاکہ ہر احمدی بھائی فائدہ اُٹھا سکے ؎ قیمت صرف عہ

(خاکسار۔ فقیر احمد خان احمدی ماہر امراض دندان (پائیرس دواخانہ جالندھر چھاؤنی پنجاب)

"فاروق کی پیش کردہ تجاویز ایسی نہیں کہ ان پر عمل کرنا مشکل ہو" (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغامی مشن

ایک غلطی کا ازالہ

اور

دعویٰ نبوت

غیر مبائعین رفتہ رفتہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ نبوت کا انکار کرتے ہوئے اس حد تک پہنچ چکے ہیں۔ کہ جہاں کہیں حضور علیہ السلام نے اپنے اس دعویٰ کو تصریح سے بیان فرمایا ہے فوراً تحریف سے کام لے کر اصل حقیقت کو چھپانا چاہتے ہیں۔ اور ایسی من گھڑت باتیں پیش کرتے ہیں کہ کوئی عقلمند ان کو سننا بھی گوارا نہیں کر سکتا۔ میر مدثر شاہ صاحب نے "ایک غلطی کے ازالہ میں غلط فہمی کا ازالہ" لکھ کر لوگوں کی آنکھوں میں خاک ہی ڈالنا چاہی ہے۔ اور ہر ممکن کوشش کی ہے۔ کہ جس غلطی کا ازالہ حضرت امامؑ نے کیا ہے اسی میں لوگوں کو مبتلاء کر کے حضورؑ کے منشاء مبارک کی تردید کی جائے۔ مگر جس شخص نے بھی "ایک غلطی کا ازالہ" دیکھا ہو۔ وہ یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا ؎

من چہ میگویم وطنبورۂ من چرمی سراید

اس "ایک غلطی کے ازالہ میں غلط فہمی کا ازالہ" کے سلسلہ میں ایک مضمون اخبار پیغام صلح مجریہ ۲۷ جنوری ۳۶ء میں شیخ عبدالعزیز صاحب کی طرف سے گیا حضرت مسیح موعودؑ نے اشتہار ایک غلطی کا ازالہ میں عقیدہ نبوت میں تبدیلی کی" کے عنوان سے شائع ہوا ہے شیخ صاحب کے مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے اپنے دعویٰ میں کبھی تبدیلی نہیں کی۔ ہمیشہ سے آپ کا یہی دعویٰ رہا۔ کہ میں نبی نہیں۔ اور اپنے اس دعویٰ کے ثبوت کے لئے شیخ صاحب نے فاضل امروہی کے ایک خط کا جو الحکم میں شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کے تعریفی نوٹ کے ساتھ شائع ہوا۔ اور میاں محمد یوسف صاحب آف مردان اور بابو شاہ دین صاحب سٹیشن ماسٹر مبالغ کی شہادت پیش کی ہے کہ باوجود ایک غلطی کا ازالہ شائع ہونے کے پھر بھی ان بزرگوں نے کیوں ان ایام میں لکھا کہ حضورؑ نے دعویٰ نبوت نہیں فرمایا۔

قبل اس کے کہ فاضل امروہی صاحب کے خط پر بحث کی جائے۔ کہ کیا فی الواقعہ اس سے یہی ثابت ہوتا ہے یا نہیں کہ حضورؑ نے اپنے عقیدہ میں کوئی تبدیلی کی۔ یہ دیکھنا ضروری ہے۔ کہ ایک غلطی کا ازالہ شائع کرنے کا کیا مقصد تھا۔ بقول غیر مبائعین "ایک غلطی کا ازالہ" ہمارے مدعا کے لئے مفید نہیں۔ اور اس میں حضورؑ نے کسی تبدیلی کا اعلان نہیں فرمایا۔ لیکن ایک غلطی کا ازالہ اس کی صریح طور سے تکذیب کر رہا ہے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "ہماری جماعت میں سے بعض صاحب جو ہمارے دعویٰ اور دلائل سے کم واقفیت رکھتے ہیں۔ جن کو نہ بغور کتابیں دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ اور نہ وہ ایک معقول مدت تک صحبت میں رہ کر اپنے معلومات کی تکمیل کر سکے۔ وہ بعض حالات میں مخالفین کے کسی اعتراض پر ایسا جواب دیتے ہیں۔ جو سراسر واقع کے خلاف ہوتا ہے۔ اس لئے باوجود اہل حق ہونے کے ان کو ندامت اٹھانی پڑتی ہے۔ چنانچہ چند روز ہوئے ہیں۔ کہ ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا۔ کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کا جواب محض انکار کے لفظ سے دیا گیا۔ حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے" (ایک غلطی کا ازالہ ص۱)

اس تحریر سے صاف طور پر ثابت ہو رہا ہے کہ وہ شخص جس نے حضورؑ کے نبی ہونے سے محض انکار کے لفظ سے (اور یہی اس وقت غیر مبائعین کا مذہب ہے) جواب دیا۔ تو اسے حضورؑ نے ڈانٹا۔ اور اسے اپنے دعویٰ اور دلائل سے کم واقفیت رکھنے والا اور بغور آپؑ کی کتابیں نہ دیکھنے والا۔ اور معقول مدت تک آپؑ کی صحبت میں رہ کر اپنے معلومات کی تکمیل نہ کرنے والا قرار دیا ہے۔ پس اگر حضور علیہ السلام کا دعویٰ نبوت نہ ہوتا۔ تو حضور علیہ السلام اس کی تعریف کرتے نہ کہ اس کو ڈانٹتے۔ پس اس تحریر سے یہ تو عیاں ہے کہ غیر مبائعین کا مسلک کہ حضور علیہ السلام ہرگز نبی نہیں۔ حضورؑ کے نزدیک بالکل غلط اور قابل مذمت اور قابل گرفت ہے۔ پس بنیادی مسئلہ تو حضورؑ کی پہلی چار سطروں سے ہی حل ہو جاتا ہے۔ اور غیر مبائعین کی تاویلات رکیکہ اور تحریفات عجیبہ بالکل باطل اور هباءً منثورًا ہو جاتی ہیں۔

ہاں ایک سوال قابل حل باقی تھا کہ غیر مبائعین کے نزدیک تو حضورؑ کا دعویٰ شروع سے ہی غیر نبی ہونے کا ہے۔ اور آپ کی تحریروں میں کوئی تضاد نہیں۔ ہمارے نزدیک تضاد ہے۔ بعض مقامات پر انکار اور بعض پر اقرار ہے۔ سو اس کا بھی حضورؑ نے اسی "ایک غلطی کے ازالہ" میں جواب دیدیا ہے۔ حضورؑ اس تضاد کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور صحیح قرار دیتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ

"جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے۔ صرف ان معنوں سے کیا ہے۔ کہ میں مستقل

فاروق کے متعلق ایسی سرد مہری قابل افسوس ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں۔ اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں۔ مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔ بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کر کے پکارا ہے۔ سو اب بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا۔ اور میرا یہ قول کہ ؎

"من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب"

اس کے معنی صرف اس قدر ہیں۔ کہ میں صاحب شریعت نہیں ہوں" ص۱

پس حضورؑ کا یہ فرمان فیصلہ کن ہے۔ حضورؑ نے اپنے آپ کو نبی اور رسول قرار دیا ہے اپنے رسولؐ مقتدا سے فیوض حاصل کر کے آپؐ کا نام پا کر اور آپؐ ہی کے واسطہ سے علم غیب کو حاصل کرنے والا مگر بغیر کسی جدید شریعت کے

اور فرمایا۔ کہ میں ایسا نبی نہیں۔ جو مستقل طور پر..... شریعت لانے والا مستقل طور پر نبی ہو (یعنی بغیر پیروی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نبوت کے مقام کو حاصل کرنے والا)

پس جب حضور علیہ السلام نے خود اپنے نبی اور رسول ہونے کا اعلان فرمایا۔ تو غیر مبایعین کا کہنا کہ آپ نبی نہ تھے بالکل غلط۔ جب خود حضور علیہ السلام فرمائیں میں نبی اور رسول ہوں اور اللہ تعالےٰ فرمائے کہ آپ نبی اور رسول ہیں۔ تو پھر کس طرح کہا جا سکتا ہے۔ کہ حضورؑ کا ہرگز دعویٰ نبوت نہ تھا۔

اور پھر حقیقۃ الوحی بھی غیر مبایعین کو ملزم کر رہی ہے۔ جہاں حضورؑ فرماتے ہیں:۔

؎ اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا۔ کہ مجھے مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے۔ وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے۔..... مگر

بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی۔ اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔ مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمتی"

ناظرین کرام! یہ حضورؑ کا ارشاد کیسے صریح شہادت دے رہا ہے۔ کہ حضورؑ کا اوائل میں عقیدہ یہ تھا۔ کہ مسیح نبی تھا۔ اور آپ غیر نبی۔ لیکن بعد میں خدا تعالےٰ کی وحی نے جو آپؑ پر بارش کی طرح نازل ہوئی۔ آپؑ کو اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر آپؑ کو نبی کا خطاب دیا گیا۔ اور آپؑ کے عقیدہ میں تبدیلی ہوئی۔ پس غیر مبایعین کا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پر یہ الزام دینا کہ آپ نے ہی یہ عقیدہ ایجاد کیا ہے بالکل خلاف واقعہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کے خلاف ہے۔

شیخ صاحب نے یہ بات بھی اپنی طرف سے پیش کی ہے کہ ۱۹۰۱ء میں "ایک غلطی کا ازالہ" شائع ہو جانے کے بعد بھی مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے بھی جو خط ایک مخالف کو تحریر کیا۔ اور محرر منا شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم نے اپنے اخبار الحکم میں تعریفی نوٹ کے ساتھ شائع کیا۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ حضور علیہ السلام نبی نہیں اور باوجود اس شہادت کے شیخ یعقوب علی صاحب مبالغ ہیں۔

ناظرین کرام! یہ بات بھی سراسر مغالطہ اور حقیقت کو چھپانے کے لئے پیش کی گئی ہے کیونکہ جس خط کو پیش کیا گیا ہے۔ وہ اس مخالف کو لکھا گیا ہے جو نبوت کی تعریف۔

شریعت جدید کو لانا۔ اور

بغیر متابعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کسی درجہ کو حاصل کرنے کا اعتقاد رکھتا ہے۔ اور یہ بات اظہر من الشمس ہے۔ کہ حضورؑ اس لحاظ سے ہرگز نبی نہیں۔ اور نہ کبھی ایسا حضورؑ نے دعوےٰ فرمایا۔ پس اگر اس کو یہ تحریر کیا گیا۔ تو یہ کوئی قابل اعتراض نہیں۔ اور فاضل امروہی نے یہی بات تحریر کی ہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل فقرات سے ظاہر ہے۔

(۱) "بے شک اس طرح سے تو کوئی نبی نیا ہو یا پرانا نہیں آسکتا" (غلطی کا ازالہ)

(۲) "بے شک ایسا عقیدہ تو معصیت ہے"

(۶) "ممکن نہیں۔ کہ اب کوئی ہندو ہو یا یہودی یا عیسائی یا کوئی رسمی مسلمان نبی کے لفظ کو اپنی نسبت ثابت کر سکے۔ یعنی بغیر حصول مرتبہ فنا فی الرسول کے"

(۷) "نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں۔ بغیر فنا فی الرسول ہونے کے"

(۹) "ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک ایسا کوئی نبی نہیں۔ جس پر جدید شریعت نازل ہو"

(۱۰) "ومن ادعیٰ فقد کفر۔ یعنی جو شخص نبوت تشریعی کا دعویٰ کرے۔ کافر ہو گیا"

(۱۱) "میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں"

(۱۳) "اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں"

(۱۴) "میں صاحب شریعت نہیں ہوں"

(۱۴) "یہ تمام فیوض میرے پر بلا واسطہ نہیں ہیں۔ بلکہ آسمان پر ایک پاک وجود ہے۔ جس کا روحانی افاضہ میرے شامل حال ہے یعنی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم"

(۱۸) "جاہل مخالف میری نسبت الزام لگاتے ہیں کہ یہ شخص نبی یا رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے"

---

(۱۸) "اس طور سے جو وہ خیال کرتے ہیں نہ نبی ہوں نہ رسول" (بحوالہ پیغام صلح صفحہ ۱ الحکم ۲۴ نومبر ۱۹۱۵ء)

پس اس خط کو پیش کر کے یہ لکھنا کہ اگر حضورؑ نے اپنے دعویٰ میں کوئی تبدیلی کی ہوتی۔ تو مولوی محمد احسن صاحب یہ جواب نہ دیتے۔ بالکل غلط ہے۔ اس خط کا

فاروق کی اپیل کوئی نامناسب یا نامعقول نہیں ہے جو آپ منظور نہ کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک ایک فقرہ پڑھ جائیے۔ نبوت کا "محض انکار" کسی جگہ نہیں۔ بلکہ جیسا کہ خط کشیدہ الفاظ سے ظاہر ہے۔ اس طور سے نبی اور رسول ہونے سے انکار ہے۔ جس طور سے مخالف خیال کرتے ہیں۔ اور یہ انکار حضورؑ ہمیشہ ہی فرماتے رہے ہیں اس میں فی الواقعہ کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ حضور علیہ السلام نے جو تبدیلی کی ہے۔ اس کا حقیقۃ الوحی اور "ایک غلطی کا ازالہ" میں صاف طور پر اقرار موجود ہے۔ پس غیر مبایعین کا یہ دھوکہ بھی پرلیشہ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔

ہماری اس بات کی مزید تائید کیلئے وہی بات جو غیر مبایعین کے لئے زیادہ تعجب کا موجب بن رہی ہے کہ شیخ یعقوب علی صاحب اور دوسرے دونوں اصحاب بھی مبائع ہیں۔ ایک قوی اور زبردست دلیل ہے۔ اور پھر یہ بات بھی سونے پر سہاگہ کا کام دیتی ہے۔ کہ وہ شخص جو "ایک غلطی کا ازالہ" لکھوانے کا موجب ہوئے۔ ان کا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت مخلص مبائع ہونے کی حالت میں حال ہی میں انتقال ہوا۔ اللّٰھم اغفر لہ وادخلہ الجنۃ۔

پس ناظرین کرام! غیر مبائعین کا یہ لکھنا۔ کہ حضورؑ نے اپنے دعویٰ میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ حضور علیہ السلام کے حقیقۃ الوحی میں تضاد اور تخالف تسلیم کر لینے کے بعد اور اس کا جواب لکھنے کے بعد غلط ثابت ہو گیا۔ اور مولوی محمد احسن صاحب کے تحریر کردہ حوالہ جات کو پیش کر کے بھی غیر مبائعین کا مقصد اور مدعا ثابت نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہو سکتا ہے۔

فالحمد للہ علےٰ ذٰلک والسلام

(خاکسار۔ چوہدری محمد شریف مولوی فاضل)

درخواست دعا۔ میرے بچے اکثر بیمار رہتے ہیں احباب انکی کامل صحت کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ اور عاجز کی روحانی و جسمانی کمزوریوں کے دور ہونیکے لئے بھی دعا فرمائی جائے۔ والسلام۔

(خاکسار عبدالحق مجاہد امرتسری)

غیر احمدی مشن!

تفسیر نویسی کے متعلق چیلنج!

اور

مخالفین کا عجز

خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ لا یمسہٗ الا المطھرون۔ کہ قرآن مجید کے معارف پاک لوگوں پر ہی کھولے جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر خدا تعالیٰ نے یہ دروازہ کھولا۔ اُدھر پیر مہر علی شاہ گولڑوی نے بھی اپنے جاہل مریدوں میں اپنا سکہ جمانے کی خاطر یہ کہدیا۔ کہ مجھ پر بھی اللہ نے معارف قرآنی کا دروازہ کھولا ہے۔ اور ایک کتاب بنام "شمس الہدایہ" لکھ کر اپنے فہم قرآن ہونے کا دعویٰ کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیر مہر علیشاہ گولڑوی کو مبلغ پانچ صد روپیہ کا چیلنج دیا۔ کہ میرے مقابلہ میں سورۃ فاتحہ کی تفسیر لکھ لو۔ پیر مہر علی شاہ نے جب یہ دعویٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دیکھا۔ تو پیر صاحب پر بجلی گر گئی۔ حواس باختہ ہو گئے قلم ٹوٹ گیا۔ دل غبی ہو گیا۔ کوئی چارہ نہ چلا۔ تو جاہل مریدوں کو بھڑکایا کہ یہ شخص کافر ہے۔ بدبخت مریدوں نے گالیاں دینی شروع کر دیں۔ تو علماء کہلانے والے بھی پیر مذکور اور اس کے بے وقوف مریدوں کا ساتھ دینے لگے۔ آپ نے تمام پیروں۔ فقیروں۔ سجادہ نشینوں۔ مولویوں کو مشترکہ ان الفاظ میں دعوت دی۔ کہ "میرے مخالف کسی سورۃ قرآنی کی بالمقابل تفسیر بناویں۔ یعنی روبرو ایک جگہ بیٹھ کر بطور فال قرآن شریف کھولا جاوے اور پہلی سات آیتیں جو نکلیں ان کی تفسیر میں بھی عربی میں لکھوں۔ اور میرا مخالف بھی لکھے۔ پھر اگر میں حقائق و معارف بیان کرنے میں صریح غالب نہ رہوں۔ تو میں جھوٹا ہوں۔" (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۲)

"غرض سب کو بلند آواز سے اس بات کی طرف مدعو کیا۔ کہ مجھے علم حقائق اور معارف قرآن دیا گیا ہے۔ تم لوگوں میں سے کسی کو مجال نہیں کہ میرے مقابل پر قرآن شریف کے حقایق و معارف بیان کر سکے۔ اس اعلان کے بعد میرے مقابل پر ان میں سے کوئی نہ آیا۔" (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۲۷)

پھر آپ نے ان الفاظ میں اپنے مخالفین کو غیرت دلائی کہ "ہم ان کو اجازت دیتے ہیں۔ کہ وہ بے شک اپنی مدد کے لئے مولوی محمد حسین بٹالوی اور مولوی عبدالحیٔ غزنوی اور محمد حسن بھین وغیرہ کو بلا لیں۔ بلکہ اختیار رہکھتے ہیں۔ کچھ طمع دیکر دو چار عرب کے ادیب بھی بلا لیں۔" (ضمیمہ اربعین ۲ صفحہ ۶)

"مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے علم دیا گیا ہے کہ میرے بالمقابل اور بالمواجہ بیٹھکر کوئی دوسرا شخص خواہ وہ مولوی ہو یا کوئی فقیر یا گدی نشین ایسی تفسیر ہرگز نہیں لکھ سکے گا۔" (نزول المسیح صفحہ ۸۳)

"کس قدر ظلم ہے کہ اس قدر نشانوں کو دیکھ کر پھر کہے جاتے ہیں۔ کہ کوئی نشان ظاہر نہیں ہوا۔ اور مولویوں کے لئے تو خود ان کی بے علمی کا نشان کافی تھا۔ کیونکہ ہزار ہا روپے کے انعامی اشتہار دیئے گئے۔ کہ اگر بالمقابل بیٹھکر کسی سورۃ قرآنی کی تفسیر عربی میں فصیح بلیغ میرے مقابلہ میں لکھیں۔ تو وہ انعام پائیں۔ مگر وہ مقابلہ نہ کر سکے۔" (نزول المسیح صفحہ ۳)

فاروق نے ہر احمدی کیلئے امداد کی ایسی راہ پیش کر دی ہے جو طاقت سے باہر نہیں (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غرضیکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تمام دنیا کے علماء کو للکارا مگر انہوں نے اپنی خاموشی کے ساتھ اس بات کی تصدیق کر دی۔ کہ خدا کے موعود کے بالمقابل ان کے زمینی اور خشک علوم کی حیثیت جہالت سے بڑھ کر نہ تھی۔ اس سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ ہمہ دانی کا دعویٰ کرنیوالے ڈھیر ساب کھٹیکاں میں غرق ہو گئے۔ اور مقابل پر نہ آئے۔ مبارک ہیں وہ جو اب بھی سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو کر خوشنودی حاصل کریں۔ والسلام :- (خاکسار عبدالحق مجاہد امرت سری)

احراری مشن

جماعت احمدیہ ایک سکھ صاحب کی نظر میں

(۱)

سردار ارجن سنگھ صاحب ایڈیٹر اخبار رنگین" امرتسر نے ایک رسالہ بعنوان "خلیفہ قادیان" شائع کیا ہے۔ اس رسالہ میں سردار صاحب نے جماعت احمدیہ اور احرار کا مقابلہ کر کے بتایا ہے۔ کہ کس جماعت کو ایک دوسرے کے مقابل کامیابی ہوئی اور کس کے حصہ میں ذلت و رسوائی آئی۔ میں اس مضمون کو انشاء اللہ تین قسطوں میں شائع کر کے یہ رسالہ ایڈیٹر صاحب فاروق کو ارسال کر دوں گا۔ تاکہ محفوظ رہ سکے۔ سردار صاحب اس رسالہ کی "وجہ تصنیف" لکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"آج کل ہندوستان میں مرزا محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کے متعلق اہل ملک مختلف آراء و افکار کا اظہار کر رہے ہیں۔ اور کوئی دن خالی نہیں جاتا۔ جبکہ مرزا صاحب کے متعلق ہندو مسلم۔ اخبارات میں کوئی نہ کوئی آرٹیکل شائع نہ ہوتا ہو۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہندوستانی پریس کا بہت بڑا حصہ مرزا صاحب کے خلاف اظہار رائے کر رہا ہے اور مرزا صاحب کے مخالفین میں صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ دوسری قومیں بھی شامل ہیں۔ ہم اس مختصر رسالہ میں مرزا صاحب کے مشن اور آپ کے مشن سے مخالفت کے وجوہ پر بحث کے علاوہ یہ بھی پرکھنے کی کوشش کریں گے۔ کہ آپ کی تحریک ملک کے لئے کس حد تک مفید یا مضر ثابت ہوئی ہے۔ اور خود خلیفہ صاحب کی ذات سے کیا کیا سبق حاصل ہو سکتے ہیں۔ مذہبًا ہمارا کوئی تعلق اس جماعت سے یا ان کے خلیفہ سے نہیں۔" (خلیفہ قادیان صفحہ ۲ و صفحہ ۳)

آگے صفحہ ۴ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق "بانی فرقہ احمدیہ" کے عنوان سے لکھتے ہیں کہ

"اس فرقہ کے بانی مرزا البشیر الدین محمود احمد صاحب موجودہ خلیفہ کے والد حضرت مرزا غلام احمد صاحب تھے۔ جن کو مُرگ باش ہوئے تیس سال کا عرصہ ہونے کو آیا ہے۔ آپ کے زمانہ میں آریوں اور عیسائیوں نے "ینابیع الاسلام" "اُمہات المؤمنین" "کلیات آریہ مسافر" وغیرہ بہت سی کتابیں اسلامی تعلیم کے خلاف تحریر کیں۔ جس سے مسلمانوں کے اندر جوش پیدا ہو گیا۔ اور مسٹر عبداللہ آتھم اور پنڈت لیکھرام وغیرہ مخالفین اسلام نے اسلام کے خلاف اتنے اعتراضات کئے جتنے شاید پہلے کبھی نہ ہوئے تھے۔ مرزا صاحب نے ان اعتراضات کے جواب لکھنے کی جانب توجہ کی۔ چنانچہ آپ نے ایک کتاب موسومہ "براہین احمدیہ" شائع کی۔ اس وقت کے مسلمان عالم یہ سمجھتے تھے کہ مرزا صاحب نے براہین احمدیہ کو لکھ کر اسلام کی ایک بڑی خدمت کی ہے۔ چنانچہ گھر گھر "براہین احمدیہ" کا چرچا تھا۔ اور تمام پڑھے لکھے مسلمان اس کتاب کے مطالعہ کو ضروری سمجھتے تھے۔ کیونکہ مسلمان عالموں کا خیال تھا۔ کہ اس کتاب میں آریوں اور عیسائیوں کے تمام اعتراضوں کا جواب آچکا ہے۔ ہر ایک مسلمان مناظر اس کتاب کو ایک نظر دیکھ لینا ضروری خیال کرتا تھا۔ الغرض اس کتاب کی تصنیف کی وجہ سے جہاں مرزا صاحب ایک طرف ہندوستان کے مسلمان کی آنکھ کا تارا بن گئے۔ وہاں آپ کو عیسائیوں اور آریوں میں کافی شہرت حاصل ہو گئی۔ اور عیسائیوں اور آریوں نے جواب در جواب کی جانب توجہ کی یہاں تک کہ نوبت مقدمہ بازی تک پہنچی۔ اور مباہلوں اور بددعاؤں پر ختم ہوئی۔ چنانچہ مرزا صاحب اور آپ کی جماعت کا دعویٰ ہے۔ کہ پنڈت لیکھرام اور مسٹر عبداللہ آتھم کی موت اسلام کی دشمنی اور مرزا صاحب کی بددعاؤں یا پیشگوئیوں کا نتیجہ ہے۔" (صفحہ ۵)

پھر صفحہ ۶ پر ایک حیرت خیز پیشگوئی کی سرخی سے لکھتے ہیں کہ

"مرزا صاحب نے ۱۹۰۱ء میں جبکہ مرزا البشیر الدین محمود احمد صاحب موجودہ خلیفہ ابھی بچہ ہی تھے یہ پیشگوئی کی تھی ؎

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اُس ماہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اِک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اِک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی"

یہ پیشگوئی بے شک حیرت پیدا کرنے والی ہے۔ ۱۹۰۱ء میں نہ مرزا البشیر الدین محمود احمد صاحب کوئی بڑے عالم و فاضل تھے۔ اور نہ آپ کی سیاسی قابلیت کے جوہر کھلے تھے۔ اس وقت یہ کہنا کہ تیرا ایک بیٹا ایسا اور ایسا ہوگا۔ ضرور کسی روحانی قوت کی دلیل ہے۔

اب سوال یہ ہے۔ کہ اگر بڑے مرزا صاحب

میں دوبارہ احباب کی توجہ فاروق کی اپیل کی طرف مبذول کراتا ہوں کہ وہ ہمت کر کے ایکہزار تعداد پوری کر دیں (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے اندر کوئی روحانی قوت کام نہ کر رہی تھی۔ تو پھر آخر آپ کس طرح جان گئے۔ کہ میرا ایک بیٹا ایسا ہوگا جس وقت مرزا صاحب نے مندرجہ بالا اعلان کیا ہے۔ اس وقت آپ کے تین بیٹے تھے۔ آپ تینوں کی ترقی عزت و اقبال کے خواہاں تھے۔ آپ تینوں کے لئے دعائیں بھی کرتے تھے۔ لیکن پیشگوئی صرف ایک کے متعلق ہے اور ہم دیکھتے ہیں۔ کہ وہ ایک فی الواقعہ ایسا ثابت ہوا۔ جس کے متعلق کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس نے ایک عالم میں تغیر پیدا کر دیا ہے۔

بہر حال یہ چیز بے حد حیرت اور تعجب کا باعث ہے۔ اور ظاہر کرتی ہے۔ کہ کوئی خاص عجوبۂ قدرت اس میں پنہاں ہے"۔ (خلیفہ قادیان صفحہ ۷)

انشاء اللہ اگلے مضمون میں حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی تعلیم اور اس کا اثر۔ اور آپ کی تنظیم۔ اور آپ کی سیاست کے حالات بتائے جائیں گے۔ والسلام

(خاکسار۔ محمد عبدالحق مجاہد امرتسری)

عیسائی مشن

کیا یسوع کے معجزات اختیاری اور اقتداری تھے؟

(۲)

گذشتہ نمبر میں اناجیل سے ثابت کیا گیا تھا کہ یسوع ناصری کے معجزات اقتداری نہ تھے بلکہ وہ خدا کے حکم سے تھے نہ اپنے اختیار سے۔ آج اس نمبر میں بھی اس پر مزید روشنی ڈالی جاتی ہے۔

(۸) اگر یسوع خود با اختیار اور کسی کا محتاج نہیں تھا۔ تو اس کی تمام دعائیں اور التجائیں جو کہ اس نے خداوند کے حضور کیں بے فائدہ اور فضول ٹھیرینگی۔ دیکھئے مرقس ۱۴/۳۶ میں یسوع خداوند کو با اختیار اور اپنے آپ کو کمزور جتلا کر اپنی صلیبی موت سے نجات کے متعلق خدا تعالیٰ کے حضور ان الفاظ میں آہ و بکا کرتا ہے" وہ تھوڑا آگے جا کر زمین پر گرا۔ اور دعا مانگی۔ کہ اگر ہو سکے۔ تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے۔ اور پھر کہا اے ابا اے باپ تجھ سے سب کچھ ہو سکتا ہے اس پیالے کو مجھ سے ٹالدے۔ اور نہ وہ جو میں چاہتا ہوں۔ بلکہ جو تو چاہتا ہے"۔

"میری جان گھبراتی ہے۔ پس میں کیا کہوں۔ اے ابا مجھے اس گھڑی سے بچا"۔ (یوحنا ۱۲/۲۷)

پس اگر یسوع صاحب اختیار ہوتا۔ تو وہ ایسے کلمات ہرگز منہ سے نہ نکالتا۔ خاکسار یہ فقرے قابل توجہ ہیں۔ کہ "تجھ سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔ تو یہ پیالہ مجھ سے ٹالدے" معلوم ہوا۔ کہ خداوند بیٹا اس موقع پر کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ تبھی تو وہ خداوند باپ کے آگے صلیبی موت سے نجات کے متعلق رو رو کر اور آنسو بہا کر دعائیں اور التجائیں کرتا ہے۔

اور پھر جبکہ یسوع کو تمام اختیار دیا گیا۔ یعنی تمام دنیا و مافیہا کی چیزیں اس کے تابع ہیں۔ تو لازماً ماننا پڑیگا کہ موت بھی یسوع کے تابع ہے نہ یہ کہ یسوع موت کے تابع۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں۔ کہ موت یسوع کے تابع نہ تھی۔ تبھی تو وہ خداوند باپ (جس کے تابع موت تھی) کے حضور رو رو کر اور آنسو بہا بہا کر صلیبی موت سے نجات کے لئے دعائیں کرتا رہا۔

اس کے علاوہ خدا تو مجیب الدعوات ہے نہ کہ خود گریہ و زاری سے دعائیں کرتا ہے۔ لیکن برخلاف اس کے یسوع نے دعائیں کیں۔ اور اپنی التجائیں خداوند کے حضور پیش کرتے ہوئے یہ ثابت کر دیا۔ کہ وہ ہرگز صاحب اختیار نہیں۔ اور جب صاحب اختیار نہ ہوئے۔ تو خدائی سے بھی مستغنی ہونا پڑیگا

(۹) یوحنا ۶/۵۶ سے ظاہر ہے کہ بیٹے کو تو اتنا بھی اختیار نہیں۔ کہ وہ اپنے میں زندگی رکھے بلکہ اس کے لئے بھی وہ باپ کا محتاج ہے۔ چنانچہ لکھا ہے "میں باپ کے سبب سے زندہ ہوں"۔ پھر لکھا ہے۔ جس طرح باپ اپنے میں زندگی رکھتا ہے اسی طرح اسنے بیٹے کو دیا ہے۔ کہ اپنے میں زندگی رکھے۔ (یوحنا ۵/۲۶) اس کے علاوہ پولوس رسول خود اقرار کرتا ہے۔ کہ یسوع خدا کی قدرت سے جیتا ہے۔ (۲ کرنتھیوں ۱۳/۴ - رومیوں ۶/۱۰) اور پھر یہ بھی عجیب بات ہے۔ کہ پولوس رسول یسوع کو صلیب کے وقت بے بس اور بے اختیار ٹھیراتا ہے" چنانچہ لکھا ہے۔ اگرچہ وہ کمزوری کے سبب صلیب پر مارا گیا۔ لیکن خدا کی قدرت سے وہ زندہ ہے" (۲ کرنتھیوں ۱۳/۴) پس جو کہ کمزور ہے اور خود بخود اپنے آپ میں زندگی کا ایک سانس بھی نہیں رکھ سکتا۔ وہ کیونکر صاحب اختیار ٹھیر کر خدائی کا مستحق ہوگا۔

(۱۰) اگر یسوع میں ذرہ بھر بھی اختیار پایا جاتا تو اس کا یہ حال نہ ہوتا۔ جو کہ متی ۱۵/۳۴ میں مندرج ہے۔ چنانچہ لکھا ہے" اور نویں گھنٹے یسوع بڑی آواز سے چلا کے بولا۔ ایلی ایلی لما سبقتنی جس کا ترجمہ ہے اے خدا اے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا"۔ یہ کلمات یسوع نے نہایت بے بسی بے اختیاری اور مضطربانہ حالت میں اپنی زبان سے نکالے۔ جن میں کہ خدا تعالیٰ کو ہی مدد کے لئے بلایا

ہر انجمن احمدیہ اپنے لوکل چندہ سے بھی ایک ایک پرچہ فاروق کا خریدے (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گیا ہے۔ پس یسوع محتاج ہوا نہ کہ صاحب اختیار۔

(۱۱) متی ۱۱/۲۷ یوحنا ۵/۳۶ سے ظاہر ہے۔ کہ یسوع کا اپنا کچھ نہیں۔ بلکہ تمام خدا کا عطا کردہ اور اسی سے مانگا ہوا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"تمام کچھ مجھے باپ نے سونپا" میں تمام کام اپنے باپ کے نام سے کرتا ہوں (یوحنا ۱۰/۲۱) "بیٹا خدا تعالیٰ کے تابع ہے۔ کرنتھیوں ۱۵/۲۷ پس اختیار اور اقتدار اُڑ گیا۔

(۱۲) یسوع جتنے بھی معجزات دکھاتا تھا۔ اپنی طاقت سے نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے نام سے۔ اس کے وسیلے اور ذریعے سے۔ چنانچہ لوقا ۱۱/۲۰ میں صاف لکھا ہے "پر اگر میں خدا کی انگلی سے۔ (یعنی اُس کی مدد اور قدرت سے) دیوؤں کو نکالتا ہوں۔ تو بے شک خدا کی بادشاہت تمہاری پاس آ پہنچی" پھر اس کے علاوہ متی ۱۲/۲۸ میں لکھا ہے۔ "کہ میں خدائی روح کی مدد سے بدروحوں کو نکالتا ہوں"

پس ان دلائل کے ہوتے ہوئے اب کوئی کور باطن ہی ہو تو ہو۔ جو کہ باوجود ان تصریحات کے پھر یہی کہے جائے۔ کہ یسوع اپنی ذاتی طاقت سے سب کام کرتا تھا۔ اور وہ صاحب اختیار اور اقتدار تھا۔ (اس کے علاوہ دیکھو وہ حوالے جن میں یسوع کی بے بسی۔ بے اختیاری مندرج ہے۔ (یوحنا ۱۰/۲۵ متی ۱۲/۲۸ و ۱۲/۱۹ و ۵/۲۸)

پس مذکورہ بالا حوالہ جات سے یہ امر روز روشن کی طرح ثابت ہو گیا۔ کہ یسوع کے معجزات میں اختیار اور اقتدار ایک شعشہ بھر بھی نہیں پایا جاتا۔ اور نہ ہی انہوں نے کوئی ایسا دعویٰ کیا۔ بلکہ خواہ نخواہ قادر مطلق کی صفت ان پر تھوپ کر ان کے کاموں کو اختیاری اور معجزات میں اقتدار بتا کر انہیں مستند الوہیت پر بٹھایا جاتا ہے۔ حالانکہ وہ خود صاف اور واضح الفاظ میں اپنے آپ کو ابن آدم بے بس اور بے اختیار جتلاتے ہیں لیکن یہ ہیں۔ ان کی نافرمان سیاہ بھیڑیں جو ایسی باتیں یسوع کی طرف منسوب کرتی ہیں۔ جو یسوع نے نہ کہیں نہ ان میں موجود ہیں۔

جواب سوئم

اب باقی رہا یہ کہ کیا یسوع سے کوئی اختیاری یا اقتداری معجزہ سرزد بھی ہوا۔ یا کہ نہیں۔ اس کے لئے میں مسیح علیہ السلام کا اپنا عملی ثبوت پیش کئے دیتا ہوں۔ جس سے یہ امر اظہر من الشمس ہو جاویگا۔ کہ یسوع کو ہرگز یہ اختیار نہ تھا۔ کہ اپنی قدرت سے معجزات دکھلاوے۔ ورنہ اس سے ذیل کے مقامات پر کیوں کوئی معجزہ ظاہر نہ ہوا۔ اوّل ہیرودیس کے سامنے باوجود سخت مطالبے کے کوئی معجزہ نہ دکھلایا جا سکا۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"ہیرودیس یسوع کو دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ کیونکہ مدت سے چاہتا تھا۔ کہ اسے دیکھے۔ اس لئے کہ اس کی بابت بہت کچھ سنا تھا۔ اور اس کی کوئی کرامات دیکھنے کی امید تھی۔ اور اس نے (ہیرودیس نے) اس سے (یسوع سے) بہتیری باتیں پوچھیں۔ پر اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ (لوقا ۲۳/۸ و ۲۳/۱۰)

دوئم "مرقس ۶/۵ سے ظاہر ہے۔ کہ یسوع اپنے وطن میں جاتا ہے۔ لیکن لکھا ہے کہ "وہاں کوئی معجزہ نہ دکھلا سکا" (۳) سوئم۔ متی ۱۲/۳۸-۳۹ سے ظاہر ہے۔ کہ یہودیوں نے یسوع سے نہایت ادب سے درخواست کی۔ کہ اے استاد ہمیں کوئی نشان دکھلا۔ لیکن جناب یسوع انہیں نہایت ہی درشت الفاظ میں جواب دیتے ہیں۔ کہ "اس زمانے کے بدکار اور حرامکار لوگ نشان ڈھونڈھتے ہیں۔ پر یونس نبی کے نشان کے سوا انہیں کوئی نشان نہیں دکھلایا جاوے گا"

چہارم۔ یہودیوں نے پھر یسوع سے ایک اور موقع پر کسی آسمانی نشان کا مطالبہ کیا۔ لیکن یسوع نے انہیں نہایت ہی مایوس کن جواب دے کر ٹالدیا۔ چنانچہ لکھا ہے "یسوع نے اپنے دل سے آہ کھینچ کے کہا کہ اس زمانہ کے لوگ کیوں نشان چاہتے ہیں۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ اس زمانہ کے لوگوں کو کوئی نشان نہ دیا جائیگا" مرقس ۸/۲

پنجم۔ اسی طرح متی ۱۶/۱ میں بھی یہودیوں کا مطالبہ درج ہے۔ لیکن یسوع نے انہیں کوئی جواب نہ دیا۔

ششم۔ یوحنا ۶/۲۸ میں بھی یہودیوں کا مطالبہ ان الفاظ میں مندرج ہے۔ یہودیوں نے کہا۔ "تو کونسا نشان دکھلاتا ہے تاکہ ہم دیکھ کر تجھ پر ایمان لاویں۔ تو کیا کرتا ہے۔ ہمارے باپ دادوں نے بیابان میں کھایا۔ چنانچہ لکھا ہے۔ اس نے انہیں آسمان سے روٹی کھانے کو دی" تو کیا کرتا ہے لیکن یسوع نے باوجود شرط ایمان کے نہ تو انہیں کوئی معجزہ دکھلایا۔ اور نہ ہی اپنے کسی معجزہ کا حوالہ دیا۔

ہفتم۔ صلیب کے موقع پر یہودیوں نے یسوع سے کسی اقتداری معجزہ کا مطالبہ کیا۔ جو کہ متی ۲۷/۴۲ میں ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے "یہودیوں نے یسوع سے کہا کہ اس نے اوروں کو تو بچایا۔ پر آپ کو نہیں بچا سکتا۔ تو اگر اسرائیل کا بادشاہ ہے۔ تو اب صلیب پر سے اُتر آ۔ ہم تجھ پر ایمان لاویں گے" لیکن یسوع نے باوجودیکہ وہ ایمان لانے کے لئے تیار تھے۔ ان کے اس مطالبہ کو پورا نہ کیا۔ بلکہ صلیب پر ہی رو دھو کر جان دیدی۔ (متی ۲۶/۵)

ہشتم۔ اسی طرح متی ۴/۱-۱۱ و متی ۴/۵-۷ میں شیطان یسوع کی آزمائش کے دوران میں کہتا ہے "اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو تو کہہ کہ یہ پتھر روٹیاں ہو جائیں" اور پھر اسے ہیکل کے کنگرے پر کھڑا کر کے کہا کہ اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو اپنے تئیں نیچے گرا دے" لیکن یسوع نے آپ کو ایک بشر جتلا کر اپنی بے اختیاری کا صاف لفظوں میں اظہار کیا۔ چنانچہ پہلے سوال کے جواب میں یسوع کہتا ہے کہ آدمی صرف روٹی ہی سے

کیا فاروق نے آپ سے کوئی ایسی امداد مانگی ہے۔ جو آپ کی طاقت سے باہر ہے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جیتا نہ رہے گا۔" اور دوسرے سوال کے جواب میں یسوع زبور ۹۱/۱۱،۱۲ کا حوالہ پیش کرتے ہوئے کہتا ہے "لکھا ہے کہ تو اپنے خداوند خدا کی آزمایش نہ کرے" پس صاف ظاہر ہو گیا۔ کہ خدا تعالیٰ کی آزمایش نہیں ہوتی۔ جیسا کہ یعقوب ۱/۱۲،۱۳،۱۴ سے بھی ظاہر ہے لیکن یسوع انسانوں کی طرح آزمایا گیا۔ (عبرانیوں ۴/۱۵) پس وہ خدا نہ ہوا۔ اور یہی وجہ تھی کہ یسوع نے اپنے آپ کو ابن آدم جتلا کر اختیاری اور اقتداری معجزہ دکھلانے سے انکار کر دیا۔ اور برخلاف اس کے اگر اس کو کچھ بھی اختیار ہوتا تو فوراً اپنے آپ کو گنگرے سے گرا دیتا۔ لیکن اس کو سخت چوٹ لگنے کا خوف دامنگیر تھا۔

پس ان آیات سے ظاہر ہے کہ یسوع کو ہرگز بھی اقتدار اور اختیار نہیں تھا۔ کہ اپنی قدرت سے کوئی معجزہ دکھلاوے۔ ہاں خدا تعالیٰ کی مرضی اور منشاء کے مطابق وہ معجزات دکھلاتا تھا۔ جس کا کہ مزید ثبوت متی ۱۲/۳۸ سے ملتا ہے۔ جہاں کہ یسوع یہودیوں کے مطالبے کا جواب دیتے ہوئے کہتا ہے کہ ان لوگوں کو کوئی نشان نہ دیا جائے گا۔ سوائے یونس نبی کے۔ اب دیکھئے یسوع نے یہودیوں کا مطالبہ ہرگز پورا نہ کیا۔ بلکہ اس نشان کے دینے کا وعدہ کیا۔ جس کا کہ انہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے علم ہو چکا تھا۔ لیکن برخلاف اس کے اگر یسوع صاحب کو اختیار ہوتا۔ تو ضرور یہودیوں کے مطالبات کے جواب میں نشان دکھلاتا۔ مگر اس نے ایسا نہ کیا۔ کیونکہ یہ خلاف سنت الٰہی تھا۔ کہ خدا تعالیٰ سے کوئی جبراً اور اقتداراً اور اختیاراً سے نشان لیوے

جواب چہارم

سب سے آسان اور سہل طریقہ فیصلہ کا تو یہ ہے۔ کہ یسوع کہتا ہے "کہ میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ جو مجھ پر ایمان لاتا ہے۔ یہ کام جو میں کرتا ہوں۔ یہ بھی کرے گا بلکہ اس سے بھی بڑھ کر کام کرے گا" (یوحنا ۱۴/۱۲)

پس اب ہمارا مسیحیوں سے زبردست مطالبہ ہے۔ کہ کیا کوئی عیسائی دنیا میں مومن ہے یا نہیں۔ اور اگر کہو ہے تو ضروری ہے کہ وہ ایماندار بھی یسوع کی طرح اختیاری اور اقتداری معجزات دکھلاوے اور اگر کہو نہیں تو پھر بتایا جائے۔ کہ کفارۃ المسیح نے تمہیں کیا فائدہ پہنچایا۔ اور وہ تمہارے کس کام آیا۔ کہ ایک مومن بھی دنیا میں پیدا نہیں کر سکتا۔ جب کہ آپ کا عقیدہ ہے۔ کہ صرف خون مسیح پر ایمان لانے سے ہر کس و ناکس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ پس اب چھٹکارے کی دو ہی صورتیں ہیں۔ یا تو یہ مانا جائے کہ عیسائی دنیا میں کوئی ایماندار نہیں۔ باوجودیکہ وہ کفارہ پر بھی ایمان رکھتے ہوں۔ یا پھر دوسری صورت یہ ہے۔ کہ ہمارے مطالبے کو پورا کرتے ہوئے مسیحی مومن یسوع کی طرح اختیاری اور اقتداری معجزات دکھلاویں۔ پس اگر پہلی صورت تسلیم کی جائے تو کفارہ کی جڑھوں پر کلہاڑا پھر جاتا ہے۔ اور اگر دوسری صورت کو ناممکن بتلا کر اس کے حل کرنے سے گریز کیا جائے تو پھر چار و ناچار یہی ماننا پڑے گا۔ کہ یسوع کے معجزات اختیاری اور اقتداری ہرگز نہ تھے۔ کیونکہ یسوع کے قول (ایماندار مجھ سے بڑھ کر معجزات دکھلاوینگے۔) کے مطابق چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ عیسائی ایمانداروں کے معجزات میں یسوع سے بڑھ کر اختیار اور اقتدار ہوتا۔ لیکن ہم عیسائیوں کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے صرف اتنا کہتے ہیں۔ کہ یسوع سے بڑھ کر نہ سہی یسوع جتنا بھی اقتدار اگر مسیحی اپنے معجزات میں ثابت کر دیں۔ تو ہمیں یسوع کے معجزات اقتداری ماننے میں کوئی شبہ نہ ہوگا۔

جواب پنجم

مذکورہ بالا دلائل سے یہ امر ثابت ہے۔ کہ یسوع کا ذاتی کوئی اختیار نہیں۔ ہاں خدا تعالیٰ کی طرف سے اسے اختیار دیا گیا۔ اور اس کے وسیلے۔ ذریعے اور منشاء کے مطابق وہ سب کام کرتا تھا۔ لیکن اس میں یسوع کی کوئی خصوصیت نہیں۔ بلکہ دیکھئے یرمیاہ باب ۱ آیت ۱۰ میں یرمیاہ نبی کو خدا تعالیٰ نے ان الفاظ میں اختیار دیتا ہے۔

"دیکھو آج کے دن میں نے تجھے قوموں پر بادشاہوں پر اختیار دیا۔ کہ اکھاڑے اور ڈھا دیوے۔ اور ہلاک کرے اور گرا دیوے۔ اور بنا دے اور لگا دے" پس سوچو سمجھو اور فکر و تدبر سے کام لیتے ہوئے سچ سچ کہو کہ کیا یرمیاہ نبی کا یسوع سے کوئی کم اختیار تھا۔ ہرگز نہیں پس جبکہ یرمیاہ نبی کا اختیار اس کی خدائی کی دلیل نہیں۔ تو کیونکر یسوع کا اختیار اسے خدائی کے مرتبے تک پہونچا دیگا۔ فتدبروا۔ پس اب بھی ضد و تعصب کی پٹی اپنی آنکھوں سے نہیں کھولتے اور باوجود ان تصریحات کے وہی پرانا اور بے سرا راگ الاپے چلے جاتے ہیں۔ کہ یسوع صاحب اختیار اور با اقتدار تین میں سے ایک خدا ہے۔ پس ایسے لوگ یقیناً مخالف مسیح ہیں۔ اور ان کا ٹھکانا دوزخ کی جلتی ہوئی آگ ہے۔ (شیخ عبدالقادر احمدی لائلپوری)

فاروق سال بھر کیلئے ایکروپیہ میں

مکرمی اخویم ڈاکٹر مہر علیصاحب آف خیبر پور نے فاروق کی اپیل پر بجائے چار روپیہ کے اپنا چندہ مبلغ پانچ روپیہ عطا فرمایا ہے۔ علاوہ ازیں مزید دو روپیہ اس لئے ارسال فرمائے ہیں کہ کسی نادار احمدی کے نام فاروق جاری کر دیا جائے۔ خدا تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کو اس کا اجر عظیم عطا فرماوے۔ اور ان کے مال میں برکت بخشے۔ آمین۔ میں دو غریب احمدیوں کے نام ایک ایک سال کیلئے فاروق کے دو پرچے اس شرط پر جاری کرنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ صرف ایک ایک روپیہ ارسال کر دیں۔ تو انکے نام ایک سال تک فاروق جاری رہیگا۔ اور کوشش کر کے ایک ایک خریدار فاروق کیلئے پیدا کریں۔ مستحق اپنی درخواست معہ ایک روپیہ جلد بھیجدیں تاکہ فاروق جاری کیا جائے۔ (ایڈیٹر)

کیا اب بھی آپ فاروق کی اپیل پر لبیک کہنے کو تیار نہیں ہونگے؟